REGD NO. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

خطبہ نمبر ۳۶

۱۵ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۳ ظہور ۱۳۳۵ ہش | ۲۳ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۹۴

167

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی کل کی اطلاع یہ تھی کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل بھی حرارت ہو گئی تھی جس کی وجہ غالباً انتڑیوں کی تکلیف ہے۔ کل کچھ اعصابی بے چینی بھی رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ صاحبزادی امۃ اللطیف بیگم صاحبہ (بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) کا نومولود بچہ تا حال بیمار ہے۔ انہیں خود بھی تیز بخار ہے۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں :

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے بیان میں قطعاً کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے

حضور کا مقصد قیامِ امن کی خاطر حقیقتِ حال کو بیان کرنا تھا

ذیل میں ہم ملک عبدالسمیع صاحب نون پلیڈر سرگودھا کا وہ خط شائع کرتے ہیں جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے اور جس کے متعلق رپورٹ موصول ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک سابقہ مضمون میں حقیقتِ حال کے طور پر بعض باتیں بیان فرمائی تھیں :

نقل خط ملک عبدالسمیع صاحب نون پلیڈر سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
۵۶-۸-۷

پیارے آقا آپ پر سلامتی ہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حمید ڈاڈھا اپنی بہن سعیدہ بیگم کے سکنی پلاٹ زمین متروکہ قادیان کے کلیم کے کیس میں شہادت دینے کے لئے مورخہ ۲۳/۵/۵۶ یہاں میرے پاس آیا۔ سعیدہ بیگم کا کیس میرے پاس تھا شہادت دینے سے قبل اس نے کہا کہ میں نے ایک ضروری مشورہ آپ سے کرنا ہے۔ وہ یہ کہ میرا ایک دوست غلام رسول چک ۳۵ کا رہنے والا ہے۔ اس کا بھائی اسے زمین میں حصہ نہیں دیتا۔ ہم لینا چاہتے ہیں۔ میں نے کوائف معلوم کرنے کے بعد کہا کہ اس میں غلام رسول کی کامیابی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر حمید نے کہا کہ اگر قانون شریعت کے تحت کوئی گنجائش ہو۔ تو میں آپ کے پاس غلام رسول سے دعوے کرا دوں (میں ان دنوں ضلع سرگودھا کے لئے قاضی تھا) ساتھ ہی کہا کہ مرکزی قضا میں ہم نے کوشش کی ہے۔ وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوئی . . . .

میں نے کہا کہ جب مرکزی قضا پہلے فیصلہ کر چکی ہے۔ تو میں دعوے سن ہی نہیں سکتا اور نہ اس طرح پہلے مشورے دے کر دعوے کرانا جائز اور پسندیدہ ہے۔

جب اس جہت سے اسے مایوسی ہو گئی تو اس نے کہا زمین تو ہم نے چھوڑنی نہیں۔ خواہ اس کے بھائی کو قتل بھی کرنا پڑے۔ بہرحال اس قسم کی باتیں وہ کرتا رہا۔

دستخط (عبدالسمیع نون پلیڈر سرگودھا)

اس رپورٹ کے مضمون کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مری میں ایک دوست نے دی تھی۔ اسی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لکھا تھا۔ کہ غلام رسول ۳۵ اپنے گاؤں میں جا کے دکھا دے۔ کیونکہ جب اس کے دوستوں نے اس کے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ تو یہ بات عیاں تھی کہ اس کا بھائی اور اس کے ساتھی اس کے جانے پر فوراً پولیس کو اطلاع دیں گے۔ اور اس کی مدد سے اس کو گاؤں سے نکلوا دیں گے۔ کیونکہ اس کے دوستوں نے ایک معتبر آدمی کے پاس جو سرگودھا کا کامیاب وکیل ہے ظاہر کیا تھا۔ کہ ہم کو خواہ غلام رسول کے بھائی کو قتل کرنا پڑے۔ پھر بھی ہم اس سے زمین چھین کر غلام رسول کو دلوا دیں گے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان کی وجہ ظاہر ہے۔ وہ اکسانے والا بیان نہیں تھا بلکہ حقیقتِ حال کو بیان کرنے والا تھا۔ چنانچہ ہم نے اوپر ملک نون صاحب کی شہادت شائع کر دی ہے۔ جس سے دوست دشمن سمجھ جائیں گے۔ کہ اس شہادت کی بناء پر جو کچھ لکھا گیا تھا اس کی غرض اشتعال انگیزی نہیں تھی۔ بلکہ حقیقتِ حال کا بیان کرنا اور امن کا قائم کرنا مقصد تھا :

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ر اگست ۵۶ء

تنگ دلی

ذیل میں ہم صدق جدید لکھنؤ سے مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کا ایک نوٹ بجنسہٖ درج کرتے ہیں:۔

"وہابی اگر مسجد میں اذان کہہ دے۔ تو اس اذان پر حنفیوں کی نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟ نیز وہابی اگر منبر پر اذان کہنے کی غرض سے چڑھا ہو۔ تو اس کو یہ کہہ کر پیچھے اتار دینا کیا حکم رکھتا ہے۔ کہ ہم وہابی کی اذان نہیں سننا چاہتے۔

وہابی اگر مسجد میں آجائے۔ یا لوٹے کو ہاتھ لگا دے۔ تو کیا مسجد اور لوٹا ناپاک اور جگہ اور لوٹا دھونا اور گوڑنے کے قابل ہو جاتے ہیں؟"

یہ نمونہ ہوا بعض سوالات کا۔ اب بعض جوابات کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو:۔

"(اہل سنت کی) نماز اہل ہوا و اہل بدعت حد کفر تک پہنچی ہے۔ ان کے پیچھے نماز اصلاً جائز نہیں۔ بلکہ باطل ہے۔ جیسے غیر مقلدین زمانہ اور وہابیہ۔ دیوبندیہ۔ روافض اور قادیانی اور چکڑالوی وغیرہ۔ اور ان کی نماز مقلدین کے پیچھے ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ وہ جانیں۔ ہمارے نزدیک جب وہ مسلمان نہیں۔ ان کی نماز کا کیا اعتبار۔ فتح المبین شواہد الحق وغیرہ"

"غیر مقلد وہابی۔ دیوبندی۔ روافض۔ قادیانی۔ چکڑالوی وغیرہ کے ساتھ میل جول۔ سلام کلام اور ان کے ساتھ کھانا پینا سب حرام اور ناجائز ہے۔ بدعقیدہ کے ساتھ نہ کھاؤ پیو۔ نہ نکاح کرو۔ اور نہ محبت رکھو۔ اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ بیمار ہو جائیں۔ تو بیمار پرسی نہ کرو۔ اور مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھو۔"

سوالات جن کا صرف نمونہ یہاں درج ہوا۔ سو پچاس برس پہلے کے نہیں۔ اسی ۵۵ء کے ہیں۔ اور جوابات کا نمونہ بھی ایک حضرت امام المفسرین شیخ الحدیث و التفسیر مولانا الحاج کے قلم سے پاکستان کے مشہور شہر لاہور میں اسی ۵۵ء میں شائع ہوئے ہیں۔ اور صدق تک ایک لاہوری کرمفرما کی وساطت سے موصول ہوئے ہیں۔ سوالات و جوابات کی طویل نقل بھیج کر مراسلہ نگار صاحب کی فرمائش ہے۔ کہ صدق اپنے دل پسند انداز میں اس فتنہ و افتراق پر ایک پرزور مقالہ بھی تحریر فرمائے۔ گویا دربردہ ان کی یہ بھی خواہش ہے۔ کہ ان ملفوظات عالیہ اور ارشادات گرامی کی ایک قسط صدق کے حصہ میں بھی آجائے۔

حقیقۃً یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ اس پونے چودہ سو سال کی مدت میں امت کو زیادہ نقصان کس نے پہنچایا ہے۔ اسلام کے کھلے ہوئے دشمنوں۔ منکروں۔ اور معاندوں نے یا اس کے ایسے ایسے نادان دوستوں نے؟ یقطعون ما امر اللہ بہٖ ان یوصل کا ایک نیا مصداق۔"

یہ نوٹ ہم نے محض اس لئے درج کیا ہے۔ کہ بعض لوگ یہ کہنے کے عادی ہیں۔ کہ مسلمانوں کے باہمی تفرقات صرف فروعی ہیں۔ اس لئے ایسے تفرقات کوئی تفرقات نہیں۔ یہ سوالات اور جوابات کوئی جاہل لوگوں کے نہیں بلکہ اس فرقہ کے چوٹی کے علمائے کرام کی آراء ہیں۔ ذرا ان سوالات و جوابات کو غور سے پڑھیئے اور دیکھیئے اسلامی معاشرہ میں اس سے کیا تموج پیدا ہو رہا ہے۔

چند روز ہوئے ہم نے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور کے ایک مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے واضح کیا تھا کہ جب تک مسلمان فرقوں میں باہم "لا اکراہ فی الدین" کے اصول کو اپنایا نہ جائے گا۔ اس وقت تک یہ تنازعات اسلامی معاشرہ میں انتشار اور تموج پیدا کرتے رہیں گے۔ لا اکراہ فی الدین کا اصول ہی ہمیں اختلاف رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے خیالات کو برداشت کرنے پر عمل پیرا کر سکتا ہے۔

اب ذرا اس نوٹ کو پھر غور سے پڑھیئے۔ دنیاوی باتیں تو رہیں الگ دین کے معاملہ میں تعصب یہاں تک پہنچ چکا ہے۔ کہ ایک فرقہ کے فرد کا لوٹا کو چھو لینا لوٹا کو پلید کر دیتا ہے۔ اور اس کے مسجد میں قدم رکھنے سے مسجد ناپاک ہو جاتی ہے۔ اور سوال ہوتا ہے۔ کہ لوٹے کو اور مسجد کو دھونا اور مسجد کی زمین کو گوڈنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

پھر اس فرقہ کے نزدیک غیر مقلد۔ وہابی۔ دیوبندی۔ روافض (شیعہ۔ ناقل) قادیانی چکڑالوی سب فرقے ایسے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ میل جول۔ سلام کلام اور ان کے ساتھ کھانا پینا سب حرام اور ناجائز۔ اور ان سے نکاح کرنا۔ محبت رکھنا۔ نماز پڑھنا یہاں تک کہ بیمار ہو جائیں تو مزاج پرسی کرنا اور مر جائیں تو ان کا جنازہ پڑھنا ممنوع ہے۔

کیا یہ فتویٰ ثابت نہیں کرتا۔ کہ اس فرقہ اور باقی تمام دوسرے فرقوں کے درمیان دینی لحاظ سے زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ پھر مسمسی صورت بنا کر یہ کہہ دینا کہ اجی یہ تفرقات فروعی ہیں۔ ورنہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ اور جو فرقہ اس وقت نشانہ بنا ہوا ہے۔ اس کے خلاف سب اکٹھے ہو جاؤ۔ کہاں تک دیانت اور انصاف پر مبنی ہے۔ آج ایک کی باری ہے۔ کل دوسرے کے خلاف یہی اتحاد ہو جائے گا۔ چنانچہ شیعہ وسنی۔ بریلوی اور دیوبندیوں کی آویزشیں ہو ہی رہی ہیں۔

اس نوٹ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ فرقہ اپنے سوا تمام دوسرے فرقوں کو گردن زدنی سمجھتا ہے۔ اسی طرح ہر فرقے کا حال ہے۔ کہ وہ صرف اپنے آپ کو اسلام پر سمجھتا ہے۔ اور باقی تمام فرقوں کو جہنمی اور مرتد خیال کرتا ہے۔ اس لئے اس کا یہ علاج نہایت خطرناک ہے۔ کہ کسی فرقہ کے خلاف نعرہ بازی کر کے عوام کو اس کے خلاف اشتعال انگیزی کی جائے۔ کیونکہ یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے اختلافات کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کریں۔ اور جس طرح ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے عقائد پر کوئی نہ ٹوکے۔ بلکہ اس کی تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیئے۔ یہی حق ہم دوسروں کے لئے بھی تسلیم کریں۔ اور سیاسی سطح پر جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں۔ ان کو مسلمان ہی سمجھا جائے۔ ویسے ذاتی طور پر خواہ آپ ان کو اسلام پر قائم نہ خیال کریں۔ مگر سیاست ملکی ان تفرقات سے بالکل پاک ہونی چاہیئے۔ اگر ہم ان تفرقات کو سیاست میں داخل کریں گے۔ تو یقیناً قیامت تک مسلمانوں میں سیاسی یکجہتی اور اتحاد پیدا نہیں ہو سکے گا۔ اور غیر اقوام ہم پر چھائی رہیں گی۔ کیونکہ جیسا کہ یورپ میں عیسائی فرقوں نے ازمنہ وسطیٰ میں کیا۔ کہ جو فرقہ برسر اقتدار آیا۔ اس نے تمام دوسرے فرقوں کو مٹانے اور ان پر ظلم و ستم ڈھانے پر زور دیا۔ جس سے یورپ ایک عرصہ تک جہنم زار بنا رہا۔ اگرچہ اسلامی دنیا اس سے بچی نہیں رہی۔ اور ہزاروں عظیم الشان ہستیاں سیاست میں فرقہ بازی کی دخل اندازی کی وجہ سے ضائع ہو گئیں۔ اسلامی دنیا میں پھر وہی قیامت برپا ہو جائے گی۔

عقائد کا معاملہ نہایت ہی نازک معاملہ ہوتا ہے۔ اور جب تک کوئی شخص دل سے اپنا عقیدہ نہ بدلے۔ وہ اکثر اوقات جبر و اکراہ کی صورت میں موت کو ترجیح دیتا ہے۔ مگر اپنا عقیدہ نہیں چھوڑتا۔ یہ ایک نہایت پرانی آزمودہ چیز ہے۔ آخر یورپ نے اس لعنت سے نجات پانے کے لئے سیکولرزم کی پناہ لی۔ اور بڑی حد تک وہ کامیاب رہا۔ مگر اسلام میں تو ایک جگہ نہیں بلکہ بار بار اللہ تعالیٰ آزادیٔ ضمیر کی تلقین کرتا ہے۔ اور لکم دینکم ولی دین جیسے اصول پیش کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم یہاں کے حالات اللہ تعالیٰ سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اور ان آیات کے جو چاہیں معنی کریں۔ کوئی وقت تھا۔ کہ ایسی آیات کو منسوخ ہی قرار دے دیا گیا تھا۔ حالانکہ انہی آیات کو نگاہ نہ رکھنے کی وجہ سے اسلامی ممالک آہستہ آہستہ تباہی کے گڑھے میں جا گرے۔ اور آج اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔

افسوس ہے کہ ابھی تک جیسا کہ "صدق جدید" کے نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہم اس بات کو نہیں سمجھ سکے۔ کہ اختلافات فطرتی ہیں۔ لیکن اختلافات کو سیاسی اکھاڑا بنا لینا پہلے بھی اقوام کی تباہی کا باعث ہوا ہے۔ اور اب بھی ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ اگر ہم نے اس رجحان سے نجات نہ حاصل کی۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶ر اگست کو وسیع پیمانے پر منعقد کیا جائے

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسے سیرت النبی صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۲۶ر اگست ۱۹۵۶ء کو پوری تیاری اور شان و شوکت سے کئے جائیں۔ جماعتیں انتظامات ابھی سے کرلیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

168

خطبہ جمعہ

تمہارا فرض ہے کہ تم ہمیشہ استغفار سے کام لیتے رہو

تاکہ

تمہارا استغفار فرشتوں کے استغفار سے مل کر تمہاری بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ اگست ۱۹۵۶ء بمقام جابہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے ملاحظہ نہیں فرمایا۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل از جابہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ملائکہ کے متعلق فرماتا ہے کہ ویستغفرون للذین آمنوا (مومن ع ۱) وہ مومنوں کے لئے ہر وقت استغفار میں لگے رہتے ہیں۔ اس میں جہاں ایک طرف مومنوں کے لئے یہ تسلی کا پیغام ہے کہ ملائکہ جو مقربین بارگاہ الٰہی ہیں۔ وہ ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ملائکہ کے لئے چونکہ نیند نہیں۔ اس لئے وہ رات اور دن مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں وہاں ان پر یہ ذمہ داری بھی رکھی گئی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور

توبہ اور انابت الی اللہ

سے کام لیتے رہیں۔ اگر انسان خود استغفار نہیں کرتا۔ تو یہ کتنی عجیب بات ہوگی۔ کہ جن کا کام ہے کہ وہ استغفار کریں وہ تو استغفار نہ کریں۔ اور جن کا کام نہیں وہ استغفار میں لگے رہیں۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ملائکہ وہی کام کرتے ہیں۔ جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ملائکہ گناہ نہیں کر سکتے۔ پس کیا یہ

عجیب بات

نہیں ہوگی۔ کہ ملائکہ جو گناہ نہیں کر سکتے۔ وہ تو اس کی طرف سے استغفار کریں اور جس کی ذمہ داری ہے وہ استغفار نہ کرے۔ اور توبہ اور انابت الی اللہ سے کام نہ لے۔ گویا وہ جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر ہی نہیں سکتے۔ وہ تو دن کو بھی اور رات کو بھی۔ صبح کو بھی اور شام کو بھی پہلی رات کو بھی اور پچھلی رات کو بھی

انسان کے لئے استغفار

میں لگے رہتے ہیں۔ اور جس کا فرض ہے وہ خاموشی سے بیٹھا رہتا ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے۔ تو یہ اس کے لئے کتنی شرم کی بات ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ اپنا دانی سے یہ سمجھتا ہے کہ فرشتوں کو میرے گناہوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ان کے لئے گناہ کرتا رہوں۔ جیسے دنیا میں غریب سے غریب آدمی پر بھی اپنے گھریلو اخراجات کی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن جب مرد کما کر لاتا ہے۔ تو بیوی اس کا کھانا تیار کرتی ہے۔ گویا انہوں نے اپنی

سہولت کے لئے

کام کو تقسیم کیا ہوتا ہے۔ مرد روپیہ کما کر بیوی کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اور بیوی روٹی پکا کر مرد کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ پس اگر ملائکہ استغفار کریں۔ اور انسان چپ کر کے بیٹھا رہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ وہ اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے۔ کہ جس طرح مرد کو بیوی کی مدد کی اور بیوی کو مرد کی

مدد کی ضرورت

ہوتی ہے۔ اسی طرح فرشتوں کو میرے گناہوں کی ضرورت ہے میں ایک طرف سے گناہ کرتا رہوں۔ اور وہ میری طرف سے استغفار کرتے رہیں۔ اور اس طرح دونوں کا کام چلتا رہے۔ حالانکہ جن کو خدا تعالیٰ نے بنایا ہی ایسا ہے کہ

وہ گناہ نہیں کر سکتے

انہیں انسانوں کے گناہوں کی کیا ضرورت ہے۔ انسان گناہ کرتا ہے۔ تو اپنی ضروریات اور میلانات کو پورا کرنے کے لئے کرتا ہے۔ اور ملائکہ کے خلاف کام کرتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور یہ خاموش بیٹھا خوش ہو رہا ہوتا ہے۔ کہ ملائکہ میرا کام کر رہے ہیں۔ گویا اس کی مثال بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسے

ہمارے ملک میں مشہور ہے

کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ہاں دانے لے کر گئی۔ اور اس سے کہا۔ بہن اپنی چکی دے تاکہ میں دانے پیس لوں۔ اس عورت کو دوسروں کی مدد کرنے کا بڑا شوق تھا۔ وہ کہنے لگی تم پر بوجھ پڑے گا۔ تم مجھے دانے دے دو میں خود پیس دیتی ہوں۔ وہ اس وقت بیٹھی روٹی پکا رہی تھی۔ کچھ روٹیاں پکا چکی تھی۔ اور کچھ باقی رہتی تھیں۔ وہ اٹھی اور اس نے دانے پیسنے شروع کر دیئے مگر درمیان میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آتی اور پھلکا پکا کر پھر دانے پیسنے شروع کر دیتی۔ وہ عورت کچھ دیر تک تو یہ نظارہ دیکھتی رہی۔ آخر کہنے لگی بہن

یہ کوئی انصاف ہے

کہ تو میرا کام کرے اور میں تیرا کوئی کام نہ کروں۔ تو میرے دانے پیس۔ میں تیری روٹی کھاتی ہوں۔ اور یہ کہہ کر وہ اس کے پھلکوں والی ٹوکری کے پاس بیٹھ گئی۔ اور روٹی کھانے لگ گئی۔ یہی طریق ایک انسان اختیار کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے چلو میں

فرشتوں کی طرف سے گناہ

کرتا رہوں۔ اور وہ میری طرف سے استغفار کرتے رہیں۔ حالانکہ فرشتوں کے استغفار کا فائدہ تو اسے پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس پر عذاب نہیں آتا۔ مگر اس کے گناہوں کا انہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ وہ اگر استغفار کرتے ہیں تو محض

انسان کے فائدہ کے لئے

پس عقلمند انسان کو یہ سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ اگر فرشتے بھی میرے لئے استغفار میں لگے ہوئے ہیں حالانکہ وہ ہر قسم کے

گناہوں سے پاک

ہیں۔ تو میں اپنے گناہوں کے لئے کیوں نہ استغفار کروں۔ اگر دوسرا میرے حال پر روتا ہے۔ تو میں اپنے حال پر کیوں نہ روؤں۔ اگر کسی کے گھر میں موت ہو جائے اور ہمسائے بھی رونے لگیں۔ لیکن وہ خود سیر کرنے کے لئے باہر نکل جائے۔ تو سب لوگ اسے

احمق اور بیوقوف

قرار دیں گے۔ سوائے اس کے کہ اس نے اپنے آنسوؤں کو زبردستی روک رکھا ہو۔
ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ کہ جب مکہ والے

بدر کے میدان میں

مارے گئے۔ تو مکہ کے لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس وقت ہم روئیں گے۔ اور ہمارے

روسنے اور پیٹنے کی خبریں مدینہ پہنچیں گی۔ تو مسلمانوں کو خوشی ہوگی۔ اسلئے اگر اپنے مُردوں پر کوئی شخص رو دیا یا چیخا چلایا۔ تو اسے سو اونٹ جرمانہ کیا جائے گا۔ اس اعلان پر سارے مکہ والے ڈر گئے اور وہ اپنے اپنے گھروں میں خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ ایک بڈھا آدمی جس کے دو نوجوان بیٹے بدر کی جنگ میں مارے گئے تھے۔ اس نے جب دیکھا کہ مجھ سے صبر نہیں ہو سکتا۔ تو وہ گھر کے دروازے بند کر کے ایک کوٹھڑی کے اندر بیٹھ گیا۔ اور وہیں اس نے رونا شروع کر دیا۔ وہ ڈرتا تھا کہ اگر میں باہر نکل کر رویا۔ تو سو اونٹ مجھ پر جرمانہ ہو جائے گا۔ ایک دن وہ اسی طرح گھر کا دروازہ بند کر کے اندر بیٹھا رو رہا تھا کہ مکہ کے قریب سے ایک شخص گذرا جو روتا جا رہا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں رو رہا ہے اس نے کہا میں فلاں جگہ سے آ رہا تھا کہ راستہ میں میری اونٹنی مر گئی۔ اور اب میں اس کی یاد میں رو رہا ہوں۔ جب اس بڈھے نے یہ بات سنی تو اس نے فوراً اپنے گھر کا دروازہ کھول دیا اور باہر نکل کر اس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ سینہ کوبی شروع کر دی اور بلند آواز سے چیخیں مار کر کہنے لگا ارے لوگو یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ اسے اپنی اونٹنی پر رونے کا حق ہے۔ اور مجھے جس کے

دو نوجوان بیٹے

جنگ میں مارے گئے ہیں۔ اسے رونے کا حق نہیں ہے۔ اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ مکہ کے تمام لوگ جو قانون کے ڈر سے اب تک خاموش بیٹھے تھے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں اور کیا بچے سب کے سب اپنے گھروں سے باہر نکل آئے اور کسی نے اپنے باپ کو کسی نے اپنے بیٹے کو کسی نے اپنے بھائی کو اور کسی نے اپنے چچا اور دوسرے رشتہ دار کو پیٹنا شروع کر دیا۔ اور انہیں یہ خیال تک نہ رہا کہ ان پر سو اونٹ جرمانہ ہو جائے گا۔ جب سارے رونے لگ گئے تو مکہ کے رؤسا نے کہا کہ اب ہم کس کس پر جرمانہ کریں۔ چلو سب کا جرمانہ معاف کیا جاتا ہے۔ غرض اپنی مصیبت پر رونا ایک طبعی چیز ہے۔ جیسے اس بڈھے نے کہا کہ اس شخص کو اپنی اونٹنی پر رونے کی اجازت ہے۔ اور مجھے اپنے دو نوجوان بیٹوں پر رونے کی اجازت نہیں۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ بے تحاشا پیٹنے لگ گیا۔ مگر یہ بے وقوف کہتا ہے کہ فرشتے بے شک میرے گناہوں پر روئیں اور استغفار کریں۔ میں اپنے گناہوں پر کیوں استغفار کروں اگر وہ یہ کہتا کہ جب فرشتے بھی میرے لئے استغفار کرتے ہیں۔ تو میں کیوں نہ استغفار کروں تو یہ اسکے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ مگر یہ کہتا ہے کہ جب فرشتے میرے گناہوں پر استغفار کر رہے ہیں۔ تو میں کیوں کروں حالانکہ جب دوسرے کو اس کی حالت پر رحم آ رہا ہے تو اسے

اپنی حالت پر

کیوں رحم نہیں آتا۔ فرشتے اس پر رحم کھاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ مومن بندہ ہے۔ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔ آؤ ہم اس کی طرف سے استغفار کریں۔ مگر یہ اڑ کر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ فرشتے استغفار کرتے ہیں تو کریں۔ میں کیوں کروں۔ گویا یہ اتنا احمق اور بے وقوف ہے کہ بجائے اس کے کہ فرشتوں سے سبق سیکھے اور بجائے اس کے کہ وہ استغفار کر کے اپنے آپ کو فرشتوں کے ساتھ ملانے کی کوشش کرے الٹا اڑ بیٹھ جاتا ہے۔ حالانکہ اسے سمجھنا چاہیئے کہ جب وہ بے گناہ ہو کر استغفار کر رہے ہیں۔ تو میں جو گنہگار ہوں اپنے گناہوں کے لئے کیوں نہ استغفار کروں۔

درحقیقت اس آیت میں مومنوں کو ان کے اس

فرض کی طرف توجہ

دلائی گئی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ استغفار سے کام لیتے رہیں۔ گو اس میں یہ بشارت بھی پائی جاتی ہے کہ اگر کوئی کمی رہ جائیگی تو فرشتوں کا استغفار اس کمی کو پورا کر دے گا۔ مگر ساتھ ہی اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی استغفار سے کام لو۔ جب غیر تمہارے لئے استغفار کر رہے ہیں تو تمہیں بھی استغفار سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ تمہارا استغفار فرشتوں کے استغفار کے ساتھ مل کر تمہاری بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے غرض

یہ آیت

جہاں مومنوں کے لئے ایک بشارت کی حامل ہے وہاں اس میں یہ تنبیہہ بھی پائی جاتی ہے کہ بیوقوفو! فرشتے جن کا تمہارے کھانے پینے یا دوسری لذات سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو تمہارے لئے استغفار کر رہے ہیں۔ اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ حالانکہ تم اپنی خواہشات کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوتے ہو۔ مثلاً کسی کی اچھی گھوڑی دیکھی اور چرالی۔ کسی کی اچھی گائے دیکھی اور چرالی۔ پس اس کا اگر کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ تو تمہیں پہنچتا ہے فرشتوں کو نہیں پہنچتا۔ مگر جب وہ بھی استغفار کر رہے ہیں۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے بھی زیادہ استغفار سے کام لو تا تمہارا اور فرشتوں کا استغفار مل کر تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کی بخشش اور اس کی مغفرت کو کھینچ لائے۔ اور تمہیں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔

"پیغام صلح" کے "بزرگ" اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

ایک قابل غور موازنہ

"پیغام صلح" آجکل بعض حوالوں کو نامکمل اور ادھوری صورت میں پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے کہ گویا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے تعلقات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تو اچھے تھے۔ لیکن انہیں "پیغام" کے بزرگوں سے بہت محبت تھی۔

حالانکہ جو مقدس وجود عمر بھر یہ کہتا رہا کہ:۔

"مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، نواب ناصر، نواب محمد علی خاں کرتا ہے۔ تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔" (بدر ۱۱ر جولائی ۱۲ء)

اس کے متعلق یہ کس طرح گمان کیا جا سکتا ہے کہ اس کے تعلقات حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اچھے نہ تھے۔

باقی رہا یہ کہ پیغام صلح کے "بزرگ" حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی کتنی اطاعت کرتے تھے۔ سو اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے موازنہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں ایک طرف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ارشادات ہیں۔ اور دوسری طرف پیغام صلح کے بزرگوں کے اقتباسات ہیں۔

ارشادات حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ

(۱) "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے۔ میں جب مر جاؤنگا تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۲ء)

(۲) "اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو پھر سن لو کہ .... مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ ہی میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر میں تھوکتا بھی نہیں"

پیغام صلح کے بزرگوں کے خیالات

(۱) "بار بار یہ کہتے رہنا کہ خلیفے خدا بناتا ہے میری تو سمجھ میں نہیں آتا خلیفہ خدا بناتا ہوگا تو محمد رسول اللہ کے بناتا ہوگا جن سے خلفاء کا وعدہ کیا تھا جب مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں تو خلیفے خدا بناتا ہے کی رٹ لگانا بالکل بے معنی ہے"۔ (مراۃ حقیقت مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب)

(۲) "انجمن نے بالاتفاق آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو اپنا مطاع بنا لیا تو یہ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے"۔ (پیغام صلح ۲۶ مئی ۴۳ء)

(ب) "انجمن نے حضرت مولانا نورالدین علیہ الرحمۃ کو اتفاق رائے سے اپنا مطاع یا خلیفہ مان لیا ہے تو یہ انجمن کا اپنا ریزولیوشن ہے جو اس نے اپنی مرضی سے پاس کیا ہے وہ الوصیت کی رو سے اس کے لئے مجبور نہ تھی"۔ (مراۃ اختلاف ص۹)

قارئین خود اندازہ لگالیں کہ کس طرح پیغام صلح کے "بزرگ" ہر بات میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مسلک کی اعلانیہ مخالفت کرتے رہے ہیں اس کھلی مخالفت کے باوجود آج حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی محبت کا دم بھرنا کچھ پیغام صلح ہی کو زیبا دیتا ہے۔ (مرتبہ خورشید احمد)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مخلصین جماعت کے خطوط

ممبران جماعت احمدیہ دہلی دروازہ لاہور لکھتے ہیں۔

بحضرت اقدس پیارے آقا ایدک اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم تمام احمدی حلقہ دہلی دروازہ حضور کے الہام کے پیش نظر مندرجہ ذیل معاہدہ کرتے ہیں۔

"ہم خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے اور اگر کوئی شخص ہمیں اس وابستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا تو ہم اس پر خدا تعالےٰ کی لعنت بھیجیں گے۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں۔ اور ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح حضور سے یہ عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم حضور کے آگے بھی لڑیں گے پیچھے بھی لڑیں گے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن صرف ہماری لاشوں پر سے گذر کر ہی حضور کی ذات اور حضور کے منصب تک پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عہد پر ہمیشہ ہمیش قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جناب ملک محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:-

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دام فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مورخہ ۱۰ راگست کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ چونڈہ کا غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں حضور کا پیغام جو حضور نے کراچی کی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجلاس میں بھجوایا تھا۔ سنایا گیا۔ تمام جماعت احمدیہ متفقہ طور پر حضور کے ارشاد کے ماتحت مدینہ والا عہد دہراتی ہے۔ افراد جماعت نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل عہد دہرایا۔ ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے۔ اور اگر کوئی شخص ہمیں اس وابستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہم اس پر خدا تعالےٰ کی لعنت بھیجیں گے۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر مدینہ والا معاہدہ کرتے ہیں۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کی طرح حضور سے یہ عہد کرتے ہیں۔ کہ ہم حضور کے آگے بھی لڑیں گے۔ پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے۔ اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن صرف ہماری لاشوں پر سے گزر کر ہی حضور کی ذات اور حضور کے منصب تک پہنچ سکے گا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عہد پر ہمیشہ ہمیش قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین۔ دستخط ممبران جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

مذکورہ بالا احمدیوں کے علاوہ تمام خواتین جماعت احمدیہ چونڈہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو اپنے خاص الخاص فضلوں کا وارث بنائے۔ اور حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا خدا کے وعدے حضور کے ہاتھ پر جو اسلام کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پورے ہو کر اسلام کی حقانیت اور نورانیت کا چمکتا ہوا سورج نصف النہار پر دکھائی دیوے۔ اور ان فتنہ پردازوں کو جنہوں نے ہمارے پیارے امام کے متعلق منافقانہ روش اختیار کر رکھی ہے۔ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔

ملک محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

کبیر احمد صاحب بھٹی نیروبی (مشرقی افریقہ) سے لکھتے ہیں:-

سیدی و مولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدک اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

کل جماعت کے ایک جلسہ میں آپ کے تازہ پیغامات اور دوسرے مضامین سنائے گئے۔ آپ سے وفاداری کا ایک ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔ جس پر سب کے دستخط لئے گئے۔ میں اپنی طرف سے اور بیوی بچوں کی طرف سے اس خط کے ذریعہ پھر حضور کی خدمت میں حضور کی خلافت حقہ کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور کو با صحت لمبی عمر عطا فرماوے اور اسلام اور احمدیت کے لئے اور بھی زیادہ برکات کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین۔ شرارت میں حصہ لینے والوں میں سے غلام رسول (۳۵) حمید ڈاڈا اور حیات تاثیر وغیرہ کے پچھلے حالات سے کون واقف نہیں۔ جامعہ کے پرنسپل اور ان لوگوں کے ہمعصر اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے نیکی کی توقع رکھنی دور کی بات ہے۔ یہاں کی ساری جماعت نے بڑے جوش سے حضور کی خلافت حقہ کا اقرار کیا۔ ہم حضور کی ہر طرح تائید کرتے ہیں۔ اور کسی فتنہ میں شامل ہونے کو تیار نہیں۔ اور ہر ایسے فتنہ کا تن و جان سے مقابلہ کا عہد کرتے ہیں۔ جو حضور کو کسی قسم کا نقصان پہنچانے کے لئے خواہ کہیں سے بھی کھڑا کیا جائے۔ کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ حضور کے وجود سے اسلام و احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے جو برکت دی ہے۔ منافقین کی جماعتیں خواہ قیامت تک زور لگاتی رہیں۔ وہ نہیں حاصل کر سکتیں۔ دراصل ان کو اسلام و احمدیت سے کیا واسطہ وہ تو ذاتی مقاصد و شہرت حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو ہر شر سے بچائے۔ اور فتنہ انگیزوں کا قلع قمع کرے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام

کبیر احمد بھٹی پوسٹ بکس نمبر ۳۲ نیروبی

قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نیروبی (مشرقی افریقہ) سے تحریر کرتے ہیں:-

سیدی و مرشدی المحسن۔ ہمارے پیارے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

کل کی ہوائی ڈاک میں جو مقامی مشن کے نام الفضل کے پرچے آئے۔ ان سے یہ دردناک اطلاع ملی۔ کہ حضور کو بعض نئے اندرونی دشمنوں نے اپنی کمینہ حرکات سے تکلیف پہنچائی ہے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ جماعت کے ہر فرد کو اب دو ٹوک فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کے بارے میں ان کے کیا خیالات ہیں۔ یہ عاجز خود اپنی اور اپنی بیوی اور بچوں کی طرف سے عرض کرتا ہے کہ ہم اپنے محسن اور مربی آقا کے دامن سے وابستگی کو واحد ذریعہ نجات یقین کرتے ہیں۔ اور اپنے مولا کریم سے دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ حضور کو اعلیٰ درجہ کی بدنی صحت و توانائی کے ساتھ فوق العادت لمبی عمر عطا کرے۔ حضور کی ساری مرادیں پوری ہوں۔ اور ہر بدباطن دشمنِ خلافت حقہ ہمیشہ ناکام و نامراد ہو۔ آمین۔

حضور نے اس موقعہ پر جس طرح ان ناپاک اور سفلہ طبع منافقوں کو تنبیہہ فرمائی ہے۔ وہ خود اس امر کی روشن دلیل ہے کہ یہ خدائے ذوالجلال کا خلیفہ برحق ہے۔ جو بول رہا ہے۔ بلکہ خود خدا بول رہا ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ ہیبت اور جلال نہیں ہو سکتا۔ حضور کے فرمانوں میں کانّ اللّٰہ نزل من السماء کا نقشہ ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شاہد ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر جب بھی حضور کی ضرب کاری باطل پر پڑی ہے۔ تو ہمیں تو ہمیشہ ایک نیا ایمان اور ایمان میں ایک نئی زندگی اور لذت حاصل ہوئی ہے۔ کاش کوئی آنکھوں والا حضور کے الفاظ اور اس پر ہیبت کلام میں خدائے ذوالجلال کی تجلی کا نظارہ کر سکے۔

اس عاجز کو خیال آتا ہے۔ کہ اس قسم کے فتنوں کے سدِّ باب کے لئے کیا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ مرکز میں ایک محکمہ یا نظارت خاص اسی غرض کے لئے قائم کی جائے۔ اور آئندہ ہر احمدی کا یہ فرض قرار دیا جائے۔ بلکہ الفاظ بیعت میں ایک مزید شق یہ داخل کی جائے۔ کہ جونہی کسی منافق کی شرارت کی بھنک پڑے۔ فوراً اس کی اطلاع خلیفۂ وقت کو پہنچائی جائے۔ جو آگے اس کو اس خاص محکمہ میں تحقیقات کے لئے بھیج دے۔ جب تک کوئی اس قسم کا نظام جاری نہ کیا جائے گا۔ یہ فتنے کس طرح بند ہو سکیں گے۔ ایک مرض جو ہماری جماعت میں بھی پھیل گیا معلوم ہوتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ بعض لوگ نمازوں اور چندوں میں سست ہیں۔ بعض مغربیت زدہ ہیں۔ اور ان کی عورتیں بے پردہ ہو گئی ہیں۔ یہ لوگ جماعت میں بدستور شامل رہتے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے لوگوں کی بھی نگرانی کا کوئی بندوبست ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ جو خود تو کچھ دیتے نہیں۔ وہی سلسلہ کی ہمدردی کا جبہ پہن کر خرچ کے معاملہ میں اعتراضات کر کے بددلی پھیلانا شروع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کے ہر ایک مقصد و مراد کو پورا کرے۔ اور ہر فتنہ میں حضور کی اور حضور کی جماعت کی خود ڈھال بنا رہے۔ آمین۔

ہمارے جان و مال حضور پر قربان۔

میں ہوں حضور کا ایک ناچیز غلام

قاضی عبد السلام بھٹی

درخواست دعا

میری لڑکی اور نواسی اور اہلیہ بعارضہ ملیریا سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ ان کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

قاضی محمد صدیق کاتب لاہور حال ربوہ

موجودہ فتنہ منافقین کے متعلق چند خوابیں

... کرم الٰہی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننگونڈی کھجوروالی لکھتے ہیں۔

"بحضور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بندہ نے خواب میں حضور کی زیارت کی حضور کی شکل جوان اور بالکل تندرست ہے اور اسی وقت اپنے بیٹے مولوی فضل الٰہی کو دیکھا گویا اللہ تعالیٰ نے میرے پر فضل کیا اور خواب میں سمجھا یا کہ جو بدبخت حضور کو بوڑھا اور کمزور کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا آقا جوان اور تندرست ہے۔ اور الٰہی فضل بھی شامل حال ہے" طالب دعا حضور کا ادنیٰ خادم کرم الٰہی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ننگونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ۔

حاجی غلام احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن تحریر کرتے ہیں:۔

"مکرمی و مخدومی اعلیٰ حضرت میرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الموعود ثانی والمصلح الموعود ز پسر موعود سلمک اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خاکسار شروع ہی سے دیکھے رؤیا و کشوف وغیرہ تحریر کیا کرتا ہے اور اس سے مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے ۱۶ر جنوری ۱۹۵۶ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ بوقت شب حسب ذیل رؤیا دیکھا۔

"میں نے چودھویں رات کے چاند کی طرح پورا چاند دیکھا۔ نہایت روشن تھا اور اپنی محور کے گرد بڑی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ بلکہ آسمان میں ایک چھوٹا سا حلقہ تھا اس کے مرکز میں گھوم رہا تھا۔ میں نے اس میں کچھ تاریکی دیکھی۔ پھر وہ تاریکی غائب ہوگئی۔ پھر چاند مکمل روشن نظر آنے لگا پھر اس میں کچھ تاریکی دیکھی۔ تب میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھ رہا تھا

کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا

غرضیکہ میں نے اس چاند اور مہ میں دو تین دفعہ مکمل روشنی اور پھر کچھ تاریکی کے دور دیکھے۔ اور میں اس چاند کو مہ سمجھ رہا تھا۔

اسی شب میں نے ایک اور رؤیا دیکھا کہ میں راولپنڈی سے چلنے کی تیاری کر رہا ہوں اور بستر بندھوا رہا ہوں" حالانکہ میں نے یہ رؤیا پاکپٹن میں دیکھا تھا۔

یہ تو ثابت شدہ بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اشعار

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

آنحضور کی شان میں ہیں۔ اس لئے ایام رؤیا مذکور میں خاکسار مصرع مذکور کا یہ مطلب لیتا رہا۔ کہ آنحضور کی خلافت کے دوران میں مختلف فتنے اٹھتے رہے۔ مثلاً پیغامیوں کا فتنہ عظیم۔ بہائیوں یعنی مہر محمد خاں۔ اور محفوظ الحق علمی کا فتنہ۔ مباہلہ والے مستریوں کا فتنہ فخرالدین ملتانی کا فتنہ۔ عبدالرحمٰن مصری کا فتنہ و احرار وغیرہ کے فتنے وغیرہ وغیرہ اور اللہ تعالیٰ آنحضور سے یہ سب اندھیرے دور کرتا رہا۔ اسی طرح آنحضور پر بیماری کا حملہ بھی ایک اندھیرا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بھی دور کر دے گا۔ جیسا کہ میں آنحضور کی شفاء کامل کے لئے لگاتار دعا کرتا رہتا تھا۔ لیکن اس وقت اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کے فتنہ کا مطلق علم نہ تھا۔ ہاں علیم و خبیر اللہ تعالیٰ کو علم ضرور تھا۔ جس نے اس فتنہ کے ظاہر ہونے سے سات ماہ پہلے مجھ کو رؤیا کے ذریعہ ظاہر کر دیا الحمد للہ علیٰ ذالک لیکن یہ فتنہ اور اندھیرا بھی آنحضور سے اسی طرح دور ہو جائے گا۔ جس طرح پہلے تمام فتنے اور اندھیرے دور ہوتے رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے۔

جماعت احمدیہ پاک پٹن نے ۲۷ جولائی ۵۶ء کو بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ قلبی وابستگی اور دلی عقیدت کے اظہار کے طور پر قرارداد منظور کی تھی۔

اس سے اگلی رات خاکسار نے رؤیا دیکھا کہ حضور نے اس قرارداد پر اشارۃً خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نے خاکسار سے مصافحہ کیا تو حضور کے ہاتھ نہایت روشن تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عالم مثال میں بھی حضرت مسیح موعودؑ اور حضور جماعت کی طرف سے اظہار محبت وعقیدت پر خوشنودی کا اظہار فرما رہے ہیں۔

بہرحال جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور فتح وظفر نمایاں طور پر ظاہر ہو۔ آمین

عاجز (حاجی) غلام احمد خاں ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن۔

میری بچی نعیمہ فہیم جس کا اپریشن ہسپتال میں ہوا خون کی بہت کمی ہے جس کی وجہ سے اکثر غشی ہو جاتی ہے بزرگان سلسلہ اس کی شفائے کاملہ اور میری مشکلات دور ہونے کی دعا فرمائیں۔ سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور

منظوری عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چودھری عنایت الرحمٰن صاحب	پریذیڈنٹ۔ امین	جماعت احمدیہ ٹنڈو الہ یار
(۲)	فتح محمد خاں صاحب	سیکرٹری مال	" " "
(۳)	صوفی گل محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" " " "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چودھری مراد علی صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ
(۲)	" عبید اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" " " "
(۳)	" فضل قادر صاحب	" امور عامہ	" " " "
(۴)	" غلام محمد صاحب	سیکرٹری ضیافت	" " " "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چودھری فیض عالم صاحب	پریذیڈنٹ	مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ
(۲)	چودھری محمد یوسف صاحب	سیکرٹری مال	" " " "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	میاں محمد انور صاحب	پریذیڈنٹ و سکرٹری امور عامہ	کھنڈو ضلع لاڑکانہ
(۲)	ماسٹر محمد نواز صاحب	سیکرٹری مال۔ تعلیم	" " "
(۳)	میاں علی نواز خاں صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" " " "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چودھری عبدالحق صاحب	پریذیڈنٹ و امین	لودھراں ضلع ملتان
(۲)	ملک محمد موسیٰ صاحب	سیکرٹری مال، محاسب	" " "
(۳)	چودھری عاشق محمد خاں صاحب	آڈیٹر	" " "
(۴)	چودھری عبدالحق صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" " "
(۵)	مولوی محمد سلیم صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" " "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری ننھے خاں صاحب	پریذیڈنٹ	گوٹھ ننھے خاں ضلع خیرپور
(۲)	چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ	سیکرٹری مال	" "
(۳)	چوہدری سلطان علی صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۴)	چوہدری غلام محمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
(۵)	چوہدری جلال الدین صاحب	سیکرٹری زراعت	" "
(۶)	چوہدری سردار خاں صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۷)	چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ	امین	" "
(۸)	چوہدری بشیر احمد صاحب ہنجرا	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۹)	چوہدری رشید احمد صاحب	محاسب	

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۷ ضلع لائلپور
(۲)	چوہدری عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۳)	جلال الدین صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۴)	سلطان احمد صاحب	" اصلاح و ارشاد	" "
(۵)	چوہدری سادو صاحب	سیکرٹری ضیافت	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	محمد صادق صاحب فاروقی	جنرل سیکرٹری	جماعت احمدیہ قصور
(۲)	قریشی نور احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۳)	خواجہ محمد عثمان صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۴)	ملک خلیل الرحمٰن صاحب	آڈیٹر	" "

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۳) میری والدہ محترمہ کئی ہفتوں سے چنڈی بھٹیاں میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ کمزوری نہایت درجہ بڑھ چکی ہے اور حالت تشویش انگیز ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔
(دوست محمد شاہد ربوہ)

نتیجہ امتحان کتاب فتح اسلام منجانب انصار اللہ مرکزیہ

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۵۶ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے تحت جن احباب نے فتح اسلام کا امتحان دیا تھا ان کا نتیجہ ذیل میں شائع کیا جارہا ہے کل نمبر پچاس تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھنے اور سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نام و قیام	نمبر حاصل کردہ
ماسٹر فضلداد صاحب دارالرحمت ربوہ	۳۰
ملک محمد شفیع صاحب "	۲۹
سید محمد لطیف صاحب "	۳۷
چوہدری فضل احمد صاحب زعیم دارالرحمت شرقی ربوہ	۴۰
کیپٹن محمد سعید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۲۷
منشی سبحان علی صاحب "	۳۲
منشی رمضان علی صاحب دارالصدر شرقی "	۴۰
محمد اقبال حسین صاحب " غربی "	۳۸
پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم۔اے ربوہ	۴۴
میاں عطاء اللہ خاں صاحب ربوہ	۳۰
ملک محمد صادق صاحب "	۱۷
چوہدری غلام محمد صاحب دارالبرکات ربوہ	۳۶
ماسٹر ضیاء الدین صاحب زعیم " "	۳۸
بابو محمد عزیز صاحب ہیڈ کلرک نہر "	۳۲
ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب "	۳۳
سید عبدالرشید صاحب کوئٹہ	۲۸
صوبیدار نواب الدین صاحب "	۲۵
میاں نور محمد صاحب قادیانی کوئٹہ	۲۱
بابو نفیس الحق خانصاحب "	۳۷
ملک غلام حسین صاحب "	۴۷
ملک عبدالواحد صاحب "	۳۴
میاں اللہ دتہ صاحب ٹھار "	۲۰
حکیم عبد اللہ صاحب جہلم	۲۹
بابو محمد سلیم صاحب "	۳۲
میاں عبداللہ صاحب سیالکوٹ	۲۶
قاضی علی محمد صاحب خطیب "	۳۶
قریشی محمد حنیف صاحب قمر لائلپور	۳۴
ایم عبدالکریم صاحب منٹگمری	۲۳
ملک محمد مستقیم صاحب "	۳۱
مرزا احمد بیگ صاحب "	۲۸
ماسٹر علی محمد صاحب نسیم "	۲۷

قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔

پاکستان میں انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال انصار اللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ اور ہفتہ منعقد ہوگا۔ احباب ابھی سے شمولیت کے لئے تیاری فرمائیں۔ قائد عمومی مرکزیہ انصار اللہ ربوہ

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالرشید صاحب (سٹوڈنٹ بی۔ایس۔سی) نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد بابو عبدالغنی صاحب انبالوی بتاریخ ۱۳ مارچ ۱۹۵۶ء فوت ہوگئے ہیں۔ ان کی متروکہ زمین و مکان ۱۹/۳۲ دارالصدر محلہ س ربوہ ان کے نام منتقل کردی جائے۔

اگر بابو عبدالغنی صاحب مرحوم کے شرعی ورثاء میں سے کسی وارث یا وارثوں کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو وہ اعلان ہذا کی اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء کو اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

اعلان

ضلع لائلپور کے ایک گاؤں میں ہائی سکول کے لئے ایک بی۔اے استاد کی ضرورت ہے جو ہائی کلاسز کو حساب اور انگریزی پڑھا سکے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق ہوگی۔ اس لئے ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں بلا خطاب اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کے ذریعہ دفتر ہذا کو جلد بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی کی صحت عرصہ سے کمزور ہے جس کی وجہ سے کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ سید عبدالحئی شاہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک جھمرہ لائلپور

(۲) خاکسار ٹھیکیدار عبدالعزیز ایک عرصہ سے معارضہ ٹی۔بی بیمار چلا آرہا ہے۔ کروٹ تک بدلنا حرام ہے۔ بزرگان سلسلہ مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالعزیز ٹھیکیدار ربوہ) (م)

ضروری اعلان برائے زائرین قادیان

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

بہت سے پاکستانی احباب قادیان جاتے رہتے ہیں۔ جن کے متعلق نہ تو قبل از وقت دفتر حفاظت ربوہ کو کوئی علم ہوتا ہے اور نہ ہی قادیان کے احباب کو اس کے متعلق کوئی اطلاع دی جاتی ہے۔ لہذا قادیان کے مخصوص حالات کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ جو پاکستانی دوست قادیان جانا چاہیں انہیں قبل از وقت دفتر حفاظت مرکز ربوہ سے اجازت حاصل کرنی ضروری ہو گی۔ امید ہے سب احباب اس ہدایت کی تعمیل فرمائیں گے۔ تعمیل اور نگرانی کی غرض سے یہ ہدایت قادیان بھی بھجوائی جاری ہے۔

امراء صاحبان مقامی وضلع ہائے مغربی پاکستان یہ اعلان مساجد میں سنا کر ممنون فرمائیں اور اس کی نگرانی رکھیں۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۵۶/۸/۲۰

دعائے نعم البدل

میرا پوتا نور خدہ ۵۶/۸/۱۵ کو بقضائے الٰہی فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے۔
(خاکسار محمد حسین گمٹی بمقام مرزا ظفر آباد۔ اسٹیٹ سندھ)

درخواست دعا

میں عرصہ تین سال سے ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہوں۔ مرض کی تشخیص میں ڈاکٹر صاحبان نے ہڈیوں کی ٹی۔ بی کہا ہے۔ احباب میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو صحت عطا فرمائے۔ (محمد شریف دار الرحمت غربی ربوہ)

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور

تحریر فرماتے ہیں:۔ میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورت مند آدمی کو "طبیہ عجائب گھر" کی صاف ستھری۔ تازہ اور اعلیٰ درجہ کی ادویہ کے استعمال کی طرف متوجہ کیا اس نے یہی رائے قائم کی کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں سے اونچے پایہ کا ہے۔ جزاک اللہ خیرا! فہرست ادویہ مفت طلب کریں

ناظم ایجنسی طبیہ عجائب گھر
امین آباد ضلع گوجرانوالہ

کنری سندھ میں چھ سال سے نصرت گرلز سکول قائم ہے

اس کے لئے تجربہ کار میٹرک پاس یا J.A.V یا S.V استانی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ گورنمنٹ سکیل کے مطابق دی جائے گی۔ اس کے علاوہ کچھ سہولتیں بھی دی جائیں گی۔ خواہشمند مندرجہ پتہ پر خط و کتابت کریں۔

محمد اکبر اقبال وائس پریذیڈنٹ
جماعت احمدیہ کنری سندھ

ولادت

گذشتہ ہفتہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے اور ہر حال میں ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین

بشیر احمد ابن چوہدری دین محمد صاحب مرحوم سابق ننگل باغباناں حال مقیم چک ۱۳۲ R-B کریانوالہ ضلع لائلپور

درخواست دعا

میری پھوپھی صاحبہ محترمہ تلونڈی موسیٰ خاں ضلع گوجرانوالہ میں بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(ظہور احمد باجوہ ربوہ)

ربوہ کے خدام کی فوری توجہ کیلئے

قیادت ربوہ کے زیر انتظام خلافت کے موضوع پر ۲۳ اگست بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں تقریری مقابلہ ہوگا۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام اپنے اسماء کی اطلاع مجھے پہنچا دیں۔ اول اور دوم آنے والے دوستوں کو اسی اجلاس میں انعام تقسیم کئے جائیں گے اسی مقابلہ میں ان چار خدام کا انتخاب کیا جائیگا جو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہونے والے تقریری مقابلے میں مجلس ہذا کی طرف سے شامل ہونگے۔

خدام موجودہ حالات کی اہمیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ تیاری کے ساتھ اس مقابلہ میں حصہ لیں۔

ناظم تعلیم و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی مقدار میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو بیرون بلاک ہیں بہت جلد فروخت کئے جارہے ہیں۔ اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے کاشتکار طبقہ کے لئے بہترین موقع ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود مل کر طے کریں

پنچائت زراعت فارم کارنر ویو بلڈنگ چوک رنگ محل لاہور